بسم اللہ الرحمن الرحیم

نماز میں تشہد سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

تشہد سے پہلے بھول کر بسم اللہ پڑھنے سے سجدہ سہو لازم ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب

تشہد سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھ لینے سے سجدہ سہو لازم نہیں ہوگا، نماز ادا ہو جائے گی۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان سے مختلف الفاظ کے ساتھ کئی تشہدات منقول ہیں، اور مروی تشہدات میں سے کوئی بھی تشہد پڑھ لینے سے تشہد کا واجب ادا ہو جاتا ہے، ان میں سے کوئی خاص تشہد پڑھنا واجب نہیں ہے، اور ایک تشہد کی ابتدا میں پوری بسم اللہ شریف موجود ہے، لہذا تشہد سے پہلے بسم اللہ پڑھنے سے سجدہ سہو لازم نہیں ہوگا۔ البتہ! **احناف کے نزدیک حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی تشہد پڑھنا افضل واولی ہے**؛ کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان کا ہاتھ پکڑنا اور انہیں (تشہد کے الفاظ) سکھانے کا حکم دینا زیادتِ تاکید پر دلالت کرتا ہے لہذا اسی کو اختیار کیا جائے اور اس تشہد کے شروع میں بسم اللہ نہیں ہے، لہذا تشہد کے شروع میں بسم اللہ شریف نہ پڑھی جائے۔

شرح صحیح مسلم، فتح الباری شرح صحیح البخاری اور مرقاۃ المفاتیح میں ہے "فإن رواية ابن مسعود أصح ولهذا اختاره أبو حنيفة وأحمد وجمهور الفقهاء والمحدثين۔۔۔ والظاهر أن الخلاف في الأفضل والجواز بالكل" ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت اصح ہے، اسی وجہ سے امام اعظم اور امام احمد اور جمہور فقہاء و محدثین رضی اللہ عنہم نے اس کو اختیار کیا۔۔۔ اور ظاہر یہ ہے کہ تشہدات میں اختلاف افضل ہونے میں ہے اور تمام کا پڑھنا جائز ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، جلد 02، صفحہ 850، مطبوعہ: کوئٹہ)

اسی طرح شرح سنن ابی داود میں ہے "وقال النووي: أشدها صحة باتفاق المحدثين حديث ابن مسعود، ثم حديث ابن عباس" ترجمہ: امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: محدثین کے اتفاق کے ساتھ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث صحت کے اعتبار سے زیادہ صحیح ہے، پھر اس کے بعد ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث ہے۔ (شرح سنن اَبی داود، ج 04، ص 240، مطبوعہ: ریاض)

حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح شرح نور الایضاح میں ہے "قوله: وقرأ التشهد المتقدم، أي تشهد ابن مسعود وتعيينه مستحب" ترجمہ: اور ان کا قول کہ سابقہ تشہد پڑھے، یعنی تشہد ابن مسعود اور اس کی تعیین مستحب ہے۔ (حاشیۃ الطحطاوي علی مراقی

الفلاح شرح نور الإیضاح، صفحہ 285، مطبوعہ: کوئٹہ)

المبسوط للسرخسی، فتاوی ہندیہ، بدائع الصنائع، البنایۃ شرح الہدایۃ اور الاختیار لتعلیل المختار میں ہے "والأخذ بہ أولی من روایۃ غیرہ، لأن أخذہ بیدہ وأمرہ یدل علی زیادۃ التأکید" ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کو دوسروں کی روایت پر ترجیح دینا اولیٰ ہے، کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان کا ہاتھ پکڑنا اور انہیں (تشہد کے الفاظ) سکھانے کا حکم دینا زیادتیِ تاکید پر دلالت کرتا ہے۔ (الاختیار لتعلیل المختار، جلد 01، صفحہ 53، مطبوعہ: قاہرۃ)

طوالع الانوار میں ہے "قال السید احمد: فنظیرہ دعاء القنوت فانہ واجب وتخصیصہ بالمشہور سنۃ وقال ابن ابی جمرۃ: واما قولنا ھل یجزی خلاف ھذہ الصیغۃ؟ فاعلم انہ لا یجزی الا ما جاء فیہ من اختلاف بعض الفاظھا وذکر الروایات فی التشھد، ثم قال:۔۔بای تشھد اجزء بلا خلاف اعرفہ بین العلماء خلفا عن السلف انتھی وقد جوز الشیخ علی القاری فی شرح حصن الحصین بکل وارد فی التشھد ولفظہ ولا خلاف فی جواز الفاظ التشھد جمیعا، انما الخلاف فی الافضل ولا شک ان کلما ورد عنہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم من طریق اصح فھو اولی بالعمل انتھی، فعلم مما ذکر انہ لو زید فی تشھد ابن مسعود من الکلمات الزائدۃ الواردۃ فی غیر تشھدہ لم یخل بالجواز وانما ترک الافضل"

ترجمہ: سید احمد طحطاوی نے (طحطاوی علی الدر میں) فرمایا: اس کی نظیر (یعنی تشہد کے واجب ہونے اور تشہد ابن مسعود کے دیگر مروی تشہدات سے افضل ہونے کی نظیر) دعائے قنوت ہے، کہ کوئی سی دعا پڑھ لینے سے واجب ادا ہو جائے گا اور اس کی مشہور کے ساتھ تخصیص سنت ہے۔ اور ابن ابی جمرۃ نے فرمایا: کیا مروی تشہدات کے خلاف کلمات پڑھنا جائز ہے؟ پس تو جان کہ یہ جائز نہیں سوائے ان بعض مختلف کلماتِ تشہد کے، جو تشہد کی روایات میں مذکور ہوئے۔ مروی تشہد میں سے کوئی بھی پڑھ لیا جائے، تو بغیر کسی ایسے اختلاف کے جائز ہے، جو سلف سے خلف تک کے علما کے درمیان میں جانتا ہوں۔ اور تحقیق علامہ علی قاری نے حصن الحصین کی شرح میں تشہد میں (مختلف تشہدات میں) مروی ہر کلمہ پڑھنا جائز قرار دیا، ان کے الفاظ یہ ہیں: تمام الفاظِ تشہد کے جواز میں کوئی اختلاف نہیں ہے، اختلاف تو صرف افضلیت میں ہے اور کوئی شک نہیں کہ جو بھی نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے بطریق اصح مروی ہوا، اس پر عمل کرنا اولیٰ ہے۔ پس ذکر کردہ سے معلوم ہوا کہ اگر دیگر صحابہ سے روایت کردہ تشہد کے کلمات میں سے کچھ حضرت عبد اللہ بن مسعود کی تشہد میں زیادہ کر لئے، تو یہ جواز میں مخل نہیں، مگر اس نے افضل کو ترک کیا۔ (طوالع الانوار، ج 1، ص 434، مخطوط مکتبۃ مکۃ المکرمۃ)

مصنف ابن عبد الرزاق میں ہے "عبد الرزاق عن ابن جریج قال: اخبرنی ابن طاؤس عن ابیہ انہ کان یقول فی التشھد: بسم اللہ الرحمن الرحیم، التحیات المبارکات، والصلوات الطیبات للہ، السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین، اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ، قال طاؤس فی التشھد: کان یعلم کما یعلم القرآن" ترجمہ: عبد الرزاق، ابن جریج سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ مجھے طاؤس کے بیٹے نے، اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے خبر دی کہ وہ تشہد میں یہ کہا کرتے: بسم اللہ الرحمن الرحیم، التحیات المبارکات، والصلوات الطیبات للہ، السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ و

رسولہ، تشہد سے متعلق طاوس نے یہ بھی فرمایا کہ جیسے قرآن پاک کی تعلیم دی جاتی ہے، اسی طرح تشہد کی بھی تعلیم دی جاتی تھی۔

(مصنف ابن عبدالرزاق، جلد2، صفحہ203، مطبوعہ: بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد انس رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5256

تاریخ اجراء: 13صفر المظفر1448ھ/28جولائی2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net